سوال

(69)اصحابہ ثلاثہ نے آنحضرتﷺ کا جنازہ نہیں پڑھا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں بعض شیعہ بھائی اس امر کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں، کہ اصحابہ ثلاثہ نے آنحضرتﷺ کا جنازہ نہیں پڑھا، نہ ہی اس کا ثبوت کسی کتاب سے ملتا ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں تھے، منافق تھے، ازراہ کرام اس کا ضرور جواب دیجئے اور مدلل جواب دیجئے، ورنہ سارے علاقہ پر اس کا بہت برا اثر پڑے گا۔ (عبدالحق ضلع جھنگ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلی بات یہ ہے، کہ یہ سوال بالکل بے قاعدہ ہے، اصل اس مسئلہ میں شیعہ مدعی ہیں، بار ثبوت ان پر ہے، کیونکہ وہ اسی بات کے قائل ہیں جو بظاہر حال کے خلاف ہے حضرات خلفاء کا جنازہ پڑھنا تو ایک معمولی بات ہے، ایسی معمولی باتوں کے ذک رکی بھی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ نہ پڑھنا ایک غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے، اس کے لیے یقیناً بہت زبردست ثبوت کی حاجت ہے لہٰذا شیعوں کا فرض تھا، کہ وہ روایات میں صریح تصریح اس بات کی دکھاتے کہ ان تینوں نے جنازہ نہیں پڑھا۔ بلکہ اتنے بڑے اہم معاملہ کے لیے ایک دو روایاۃ بھی کافی نہیں ہوسکتیں جو واقعہ ایسی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہو اس کے ثبوت کے لیے جم غفیر کی شہادت ہونی چاہیے، مگر شیعوں نے اب تک نہ کوئی روایت پیش کی نہ اب کر سکتے ہیں۔ اور الٹا ثبوت ہم سے مانگتے ہیں، یہ سوال ابھی چند روز سے اُٹھایا گیا ہے، اگر اس کی کچھ اصلیت ہوتی تو اُن کے مقلدین مطاعن اصحابہ ثلاثہ میں سب سے پہلے اسی کو پیش کرتے، بہر حال ہم شیعوں کی معتبر کتابوں سے اس کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

(۱) اصول کافی میں جو اقدم اصول اربعہ ہے اور سب سے زیادہ معتبر ہے۔ صفحہ ۲۸۶ مطبوعہ لکشور میں ہے۔

((عَنۡ اَبِیۡ عَبۡدِ اللّٰہِ عَلَیۡہِ السَّلَامُ قَالَ اَتَی الۡعَبَّاسُ اَمِیۡرَ الۡمُؤمِنِیۡنَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ اِجۡتَمَعُوۡا اَنۡ یَدۡفِنُوۡا رَسُوۡلَ اللّٰہِ فِیۡ بَقِیۡعِ الۡمُصَلّٰی وَاَنۡ یَؤُمَّھُمۡ رَجُلٌ مِّنۡھُمۡ فَخَرَجَ اَمِیۡرُ الۡمُؤمِنِیۡنَ اِلَی النَّاسِ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِﷺ اِمَامٌ حَیًّا وَمَیِّتًا وَقَالَ اِنِّیۡ اُدۡفِنُ فِی الۡبُقۡعَةِ الَّتِیۡ اُقۡبِضُ فِیۡھَا ثُمَّ قَامَ عَلَی الۡبَابِ فَصَلّٰی عَلَیۡہِ ثُمَّ اَمَرَ النَّاسَ عَشۡرَةً عَشۡرَةً یُصَلُّوۡنَ عَلَیۡہِ ثُمَّ یَخۡرُجُوۡنَ))

(۲) پھر اسی صفحہ میں ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

((عَنۡ اَبِیۡ جَعۡفَرٍ عَلَیۡہِ السَّلَامَ قَالَ لَمَّا قُبِضَ النَّبِیُّﷺ صَلَّتۡ عَلَیۡہِ الۡمَلَائِکَةُ وَالۡمُھَاجِرُوۡنَ وَالۡاَنۡصَارُ فَوۡجًا فَوۡجًا))

''جب آنحضرتﷺ کی روح پرواز کر گئی تو آپ پر ملائکہ، مہاجرین، اور انصار کی فوج در فوج ہو کر نماز پڑھی۔''

(۳) احتجاج طبرسی کہ وہ بھی شیعہ کی معبر کتاب ہے، اوراس کے مصنف شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی نے دیباچہ میں تصریح کی ہے، کہ نہایت صحیح روایاۃ اس کتاب میں ہیں، یہ روایت موجود ہے، اوراس روایت کے آخر میں یہ جملہ ہے۔

((حَتّٰی لَم یَبقَ مِن المُهَاجِرِینَ وَالاَنصَارِ اَحَدٌ اِلّا صَلّٰی عَلَیهِ))

''یعنی مہاجرین، اورانصار میں سے کوئی باقی نہ رہا، جس نے جنازہ نہ پڑھ لیا ہو۔''

(۴) حیاۃ القلوب شیعہ حضرات کی ایک نہایت مستند اور معتبر کتاب ہے جس کی تعریف میں وہ خود رطب اللسان رہتے ہیں، اس میں آنحضرت ﷺ کے جنازہ کی کیفیت بایں الفاظ قلمبند کی گئی ہے بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام روایت کردہ اند کہ عباس بخدمت حضرت امیر المؤمنین مد گفت کہ مردم اتفاق کردہ اند کہ حضرت رسول ﷺ رادر بقیع دفن کنند و ابو بکر پیش بایستد وجہ آنحضرت نماز جنازہ کند چوں حضرت امیر المومنین دانست کہ آن منافقان ارادہ فساد دارند، از خانہ بیروں آمد دفرمود کہ یا اَیہا الناس بدرستیکہ رسول خدا ﷺ امام پشوائے ماست در حیات و بعد از وفات خود مفرمود کہ من دفن یشوم در بقعھکہ آنجا قبض روح من میشود چوں ایشان در غصب خلافت مطلب خود را بعمل آوردہ بدند، درین باب باآنحضرت ﷺ مضائقہ نکردند، وگفتند آنچہ میدان بکن پس حضرت در پش در ایستاد وخود برادر نماز کرد، و بعد ازان صحابہ رافرمود کہ وہ نفر دہ نفر داخل یشدند وایشان بردر آنحضرت ﷺ مے ایستاوند وحضرت امیر المؤمنین درمیان ایشاں مے ایستادواین آیت رامے خواند۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

پس ایشان آیت رامے خواندند وصلوات فرستادند وشیخ طبرسی ازحضرت امام باقر علیہ السلام روایت کردہ است کہ وہ نفر دہ نفر داخل مے شدند وچنین بر آنحضرت نماز میکروند بے امام درروز دوشنبہ تا شام آنکہ خرد وبزرگ ومردوزن از اہل مدینہ واہل اطراف مدینہ ہمہ بر آنجناب چنین نماز کردند، وکلینی بسند معتبر از امام محمد باقر رواتی کردہ است کہ چوں حضرت رسالت مآب رحلت فرمود نماز کردند براو جمیع ملائکہ ومہاجرین وانصار فوج، فوج۔

(حیات القلوب جلد نمبر ۲ ص ۸٦٦، اوردوسرے مقام پر اسی واقعہ کو بایں الفاظ قلمبند کیا گیا ہے۔

پس وہ نفر وہ نفر مہاجران وانصار راداخل حجرہ میگروانند، وایشاں بر آنحضرت ﷺ ہماں بودکہ دراول واقعہ شد،

(حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۷٦، اب غالباً اہل سنت کی روایت تو نقل کرنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی، ہماری روایات میں جس واقعہ کو شیعوں نے ''اصول کافی'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب مکررہ کیا ہے، ہوسب حضرت صدیق اکبر سے مروی، یعنی حضور پر نور ﷺ کے جنازہ پر دفن کفن کا سارا انتظام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو (ازالۃ الخفا جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۵)

(اہل حدیث سوہدرہ جلد نمبر ٦ شمارہ نمبر ۲۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد05ص140